REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT No. R.N.61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. No. P/GDP-3.

جلد ۲۵ — شمارہ ۲۶

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۲۵ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ — ۲۴ احسان ۱۳۵۵ ہش — ۲۴ جون ۱۹۷۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۱ احسان (جون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۹/۶/۷۶ کی اطلاع مظہر ہے کہ " حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔"

احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازئ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

★ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو گھبراہٹ اور ضعف کی شکایت ہے۔ حضرت سیدہ موصوفہ کی صحتِ کاملہ اور درازئ عمر کے لئے دُعا فرمائیں۔

قادیان ۲۱ احسان (جون) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲۱ احسان (جون) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

جو شخص انسان ہو کر استغفار کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ بے ادب دہریہ ہے

اگر خدا تعالیٰ مہربان ہو جائے تو ساری دنیا مہربان ہو جاتی ہے!

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱)

" استغفار کا مسئلہ بھی قابلِ غور ہے۔ عیسائیوں نے اپنی جہالت اور نادانی سے اس پاک اُصول پر بھی نکتہ چینی کی ہے۔ حالانکہ یہ انسان کی طبعی منزلوں میں سے ایک منزل ہے۔

جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف نے دو نام پیش کئے ہیں۔ الحیّ اور القیوم۔ الحیّ کے معنی ہیں خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا۔ القیوم خود قائم اور دوسروں کے قیام کا اصلی باعث۔ ہر ایک چیز کا ظاہری و باطنی قیام اور زندگی انہی دو صفات کے طفیل سے ہے۔ پس حیّ کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ جیسا کہ اس کا مظہر سورۃ فاتحہ میں اِیَّاكَ نَعْبُدُ ہے۔ اور القیوم چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے اس کو اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے۔

حیّ کا لفظ عبادت کو اس لئے چاہتا ہے کہ اُس نے پیدا کیا اور پھر پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا۔ جیسے مثلاً معمار جس نے عمارت کو بنایا ہے اُس کے مر جانے سے عمارت کا کوئی حرج نہیں ہے۔ مگر انسان کو خُدا کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ خدا سے طاقت طلب کرتے رہیں اور یہی استغفار ہے۔ اصل حقیقت تو استغفار کی یہ ہے۔ پھر اس کو وسیع کر کے اُن لوگوں کے لئے کیا گیا کہ جو گناہ کرتے ہیں کہ اُن کے بُرے نتائج سے محفوظ رکھا جاوے۔ لیکن اصل یہ ہے کہ انسانی کمزوریوں سے بچایا جاوے۔ پس جو شخص انسان ہو کر استغفار کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ بے ادب دہریہ ہے "

(ملفوظات جلد سوم صہ ۲۱۷)

(۲)

" مَیں پھر کہتا ہوں کہ خُدا تعالیٰ کو خوش کرنے کی فکر کرو۔ کیونکہ اگر خُدا تعالیٰ مہربان ہو جاوے۔ تو ساری دُنیا مہربان ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ ناراض ہو تو پھر کوئی بھی کام نہیں آسکتا۔ جب اس کا غضب آگیا تو دُنیا میں کوئی مہربان نہ رہے گا۔ خواہ کیسا ہی مکر و فریب کرے۔ تسبیحیں ڈالے، بھگوے اور سبز کپڑے پہنے۔ مگر دُنیا اُس کو حقیر ہی سمجھے گی۔ اگر چند روز دُنیا دھوکا کھا بھی لے تو بھی آخر اس کی قلعی کھل جائے گی۔ اور اس کا مکر و فریب ظاہر ہو جائے گا۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے، دُنیا اس کی کتنی ہی مخالفت کرے وہ اپنی مخالفت اور منصوبوں میں کامیاب نہ ہو گی۔ اس کو گالیاں دے، لعنتیں بھیجے، لیکن ایک وقت آجائے گا کہ وہی دُنیا اس کی طرف رجوع کرے گی۔ اور اس کی سچائی کا اعتراف اُسے کرنا پڑے گا۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ جس کا ہو جاتا ہے دُنیا بھی اس کی ہو جاتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں ابتداءً اہلِ دُنیا اُن کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ اور اُسے قسم قسم کی تکلیفیں دیتے اور اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ کوئی پیغمبر اور مُرسل نہیں آیا جس نے دُکھ نہ اُٹھایا ہو۔ مکّار، فریبی، دکاندار اس کا نام نہ رکھا ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ کروڑہا بندوں نے اس پر ہر قسم کے تیر چلانے چاہے۔ پتھر مارے، گالیاں دیں۔ اُنہوں نے کسی بات کی پروا نہیں کی۔ کوئی امر اُن کی راہ میں روک نہیں ہو سکا۔ وہ دُنیا کو خدا تعالیٰ کی کلام سناتے رہے۔ اور وُہ پیغام جو لے کر آئے تھے اُس کے پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان تکلیفوں اور ایذا رسانیوں نے جو نادان دُنیا داروں کی طرف سے پہنچیں، اُن کو سست نہ کیا بلکہ وہ اَور تیز قدم ہوتے۔ یہاں تک کہ وہ زمانہ آگیا کہ اللہ تعالیٰ نے وُہ مشکلات اُن پر آسان کر دیں۔ اور مخالفوں کو سمجھ آنے لگی اور پھر وہی مخالف، دُنیا اُن کے قدموں پر آگری۔ اور اُن کی راستبازی اور سچائی کا اعتراف ہونے لگا۔ دِل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جیسے چاہتا ہے بدل دیتا ہے "

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۶ - ۱۹۷)

★

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو — کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وہی اُس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں — نہیں رہ اُس کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو
یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اس سے قربت کو — اُسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان [illegible]

خطبہ جمعہ

ہم نے اپنے ربّ سے یہ عہد کر رکھا ہے کہ غلبۂ اسلام کی خاطر ہم انتہائی قربانی پیش کرتے رہیں گے

اگر ہم اپنے اس عہد کو پورا کرتے رہے تو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ تمام مخالف حالات کے باوجود میں تمہارے ساتھ ہوں !!

خدا تعالیٰ پر توکّل رکھو اور عاجزانہ راہوں پر چلتے ہوئے ہر وقت اُس کی مدد و نصرت کے طالب رہو

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۳ شہادت ۱۳۵۵ ہش مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی :-

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ (آل عمران آیت : ۱۶۱)

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (آل عمران آیت : ۱۸۹ - ۱۹۰)

اِس کے بعد فرمایا :-

جس مسیح اور مہدی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی، ہمارے ایمان کے مطابق وہ آ گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم نے اُس عظیم فرزندِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور شناخت کیا۔ اور ہم آپ پر ایمان لائے۔ ہم ایمان لائے یعنی ہم نے اپنے ربّ سے یہ عہد کیا کہ جس مقصد کے لئے اِس مسیحِ محمدی اور اس مہدی علیہ السلام کو مبعوث کیا گیا ہے یعنی اِس غرض سے کہ

اِسلام کو ساری دُنیا میں غالب کیا جائے

اِس غرض کو پُورا کرنے کے لئے ہم لوگ انتہائی قُربانیاں دے کر انتہائی جدّوجہد کریں گے۔ تاکہ خدا کا یہ قول پُورا ہو کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی کوششیں اور جن کے عمل مقبول ہوں گے اور اس کے نتیجہ میں اسلام کا حُسن لوگوں کے دِلوں کو موہ لے گا اور نوعِ انسانی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں تلے اکٹھی ہو جائے گی۔

لیکن یہ معمولی کام نہیں ہے۔ دُنیا میں مذہب کے اعتبار سے اِس وقت اسلام کے مقابلے میں سب سے بڑا مذہب، دُنیا میں پھیلا ہُوا مذہب، دُنیا میں طاقتور مذہب، دُنیا میں صاحبِ اقتدار مذہب اور دُنیا میں صاحبِ دولت و ثروت مذہب عیسائیت ہے۔ اُن کے پاس اتنی دولت ہے کہ جس کا شمار نہیں۔ اور اُن کے پاس عددی طاقت بھی ہے اور اُن کا نظام جو صدیوں سے چلا آ رہا ہے وہ باوجود فرسُودہ ہو جانے کے اور باوجود اپنی رُوح کے کھوئے جانے کے پھر بھی وہ اس قسم کا نظام ہے کہ میرے خیال میں لاکھوں آدمی اپنی زندگیوں کو وقف کرنے والے اِس مذہب میں پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ساری دُنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اُن کی کوششوں کے پیچھے سیاسی اقتدار ہے۔ اُن کے پاس اموال ہیں جن سے وہ کتب کی اشاعت کا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غلط اعتراضات کی بہتان کا انتظام کرتے ہیں۔ اور اسلام کے خلاف کثرت سے کتب شائع کرتے ہیں۔ اُن کے پاس دولت ہے جس سے وہ دُودھ تقسیم کرتے ہیں، گندم بانٹتے ہیں، کپڑے دیتے ہیں اور دُنیوی حرص اور لالچ کے ذریعہ سے وہ دُنیا کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ اِن کے مقابلہ میں

ایک چھوٹی سی جماعت

ہے جس کے پاس نہ سیاسی اقتدار ہے اور نہ اقتدار کی خواہش ہے۔ نہ اموال ہیں اور نہ اُن کے دِل میں اپنے لئے اَموال کی کوئی تڑپ اور حرص اور لالچ ہے۔ اُن کے دِلوں میں ایک لگن ہے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے حضور اپنی جانوں کو اور اپنی عزّتوں کو اور اپنے اوقات کو اور اپنے اَموال کو پیش کیا ہے۔ اور ہم نے عیسائیت کے مقابلہ میں دلائل کے ساتھ اور حقائق کے ساتھ اور عملی نمونہ کے ساتھ اِسلام کو غالب کرنا ہے۔ اور نوعِ انسانی کے ایک کثیر حصّہ کو، انسانوں میں سے ایک کثیر گروہ کو عیسائیت کے پنجہ سے نکال کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔

لیکن اِس دُنیا میں، آج کی دُنیا میں اسلام کے مقابلہ میں صرف عیسائیت ہی تو نہیں ہے۔ یہودی بھی ہیں۔ یہودی گو تعداد میں تھوڑے ہیں لیکن مال میں زیادہ ہیں۔ اور اُن کا اثر و رسُوخ اِتنا ہے کہ اِس وقت جو دُنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے یعنی امریکہ، اُس سب سے بڑی طاقت کا جو سب سے بڑا فرد ہے جس کے ہاتھ میں کہ وہ طاقت ہے یعنی امریکہ کا پریذیڈنٹ، اُس کے گرد جو مُشیر ہیں اُن میں سے سات سات، آٹھ آٹھ، دس دس مُشیر یہودیوں میں سے ہوتے ہیں۔ اور وہ اُس معاشرہ پر چھائے ہوئے ہیں۔ اِس وجہ سے کہ وہاں کے اخبارات جن کو ہم پریس کہتے ہیں وہ یہودیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ وہاں کے بنک یہودیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ وہاں کی فائینینس کارپوریشنز جو کہ

تقسیمِ زر کا انتظام

کرتی ہیں وہ یہودیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ وہاں کے جو بڑے بڑے کارخانے ہیں وہ یہودیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ اور ان کارخانوں میں اسلحہ بنانے کے کارخانے بھی ہیں۔

ابھی کسی نے مجھے بتایا کہ ایک اسلامی مُلک میں بعض لوگوں نے بعض احمدیوں کے ملازمت میں لئے جانے پر اعتراض کیا۔ اِس پر وہاں کی سب سے بڑی سیاسی صاحبِ اقتدار شخصیت نے اُن کو بُلا کر کہا، دیکھو اگر ہم احمدیوں پر اعتراض کریں تو پھر یہ اعتراض یہاں نہیں ٹھہرے گا بلکہ آگے بھی جائے گا۔ ہم نے اپنی ایر فورس کے لئے جو لڑاکا طیارے خریدے ہوئے ہیں اُن کے مالک یہودی ہیں۔ اور وہاں سے جو ٹیکنیشنز اور دیکھ بھال کرنے والا یہودی عملہ آیا ہوا ہے وہ سینکڑوں کی تعداد میں ہمارے مُلک میں پھر رہے ہیں۔ پھر کل کو تم کہو گے کہ ان کو بھی نکالو۔ پس یہ جو دُنیا کے کام ہیں اُن کے اوپر اس قسم کے اعتراض نہیں کرنے چاہئیں۔ اِس لئے اگر احمدی بھی ہماری ملازمت میں ہیں تو ہمیں تحمّل سے اور برداشت سے کام لینا چاہیئے۔ اور اپنے ماحول کو اور اپنے معاشرہ کو خراب نہیں کرنا چاہیئے۔ بہرحال طیارے بنانے والے اور دُوسرے ہتھیار بنانے والے کارخانے بھی یہودیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ یہودی اگرچہ ہیں تھوڑے سے، مٹھی بھر ہیں، نوعِ انسانی کی کُل تعداد کے مقابلہ میں اُن کی فیصد بہت کم ہے۔ لیکن اُن کا اپنا ایک طریق ہے جس سے وہ چھا گئے ہیں۔ ۱۸۷۰ء کے لگ بھگ دُنیا میں اُن کا اثر و رسوخ اتنا بڑھ گیا تھا کہ میں نے بعض جگہ پڑھا ہے کہ یہودیوں کو یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ دُنیا کا سیاسی اقتدار (کسی ایک مُلک کا نہیں بلکہ ساری دُنیا کا سیاسی اقتدار) یہودیوں کے ہاتھ میں آ جائے گا۔ اور یہودیوں کی حکومت بین الاقوامی حیثیت میں قائم ہو جائے گی۔ پھر پہلی جنگِ عظیم کے بعد یورپ میں اور امریکہ میں اور روس میں اُن کا اثر بہت بڑھ گیا۔ روس میں تو یہ حال تھا کہ ابھی کی

کتابوں میں لکھا ہے کہ روس میں کمیونزم کو قائم کرنے کے لئے جتنے روپے اور دولت کی ضرورت تھی وہ تمام سرمایہ یہودیوں نے لینن اور اس کے ساتھیوں کو دیا تھا۔ چنانچہ ان کا دعویٰ ہے۔ بڑا افسر در سوخ تھا میں نے ایک یہودی کے متعلق کتابوں اور رسالوں میں پڑھا ہے کہ جب بڑی چپقلش تھی تو اس کا اتنا اثر تھا کہ وہ جب چاہے دنیا کے ہر ملک میں جا سکتا تھا حالانکہ دیسے روسیوں نے دوسروں کے خلاف اور دوسروں نے روسیوں کے خلاف بڑی پابندیاں لگائی ہوئی تھیں ان کے پاس اجتماعی طاقت ہے۔ اور وہ بڑی زبردست ہے پس اگرچہ وہ تعداد میں کم ہیں لیکن اثر و رسوخ کے لحاظ سے سرمایہ دارانہ دنیا میں بھی اور اشتراکی اور ہے دین دنیا میں بھی ان کا بڑا اثر ہے۔ ہم نے ان کا مقابلہ کرنا ہے پر مقابلہ لاٹھی اور بندوق سے یا ایٹم بم سے نہیں ہے۔ کیونکہ غلبۂ اسلام کے لئے آج کے مسلمان کو یہ ہتھیار نہیں دئے گئے بلکہ

عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ

اور حجج قاطعہ کے ساتھ اور آسمانی برکات کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنا ہے اور یہ چیزیں ان کے پاس نہیں ہیں۔ گویا روحانیت کا مقابلہ مادی طاقت کے ساتھ ہے اور جو مادی طاقت ہے وہ تو اپنے مدمقابل کی ہی مادی طاقت کو دیکھتی ہے اور انہیں کمزور پاتی ہے۔ اور وہ سمجھتی ہے کہ یہ غالب نہیں آئیں گے اور جو روحانی طاقت ہے وہ اپنے مدمقابل کی روحانی طاقت کا اندازہ لگاتی ہے اور کہتی ہے کہ چونکہ روحانی لحاظ سے یہ صفر ہیں اس لئے اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے اسلام ان کے مقابلہ میں غالب آئے گا۔

بہر حال مہدی علیہ السلام کے آنے کے ساتھ آج کی اس انسانی دنیا میں ایک زبردست کشمکش پیدا ہو گئی اور ساری دنیا ایک حرکت میں آ گئی۔ اور ایک زلزلہ پیدا ہو گیا اور دنیا اس آخری جنگ روحانی کے لئے بلائی گئی جس کی خبریں دی گئی تھیں اور جس کے متعلق کہا گیا تھا کہ وہ شیطان کی آخری جنگ ہے۔ اور اس کے بعد اسلام پیار اور محبت کے ساتھ اپنے حسن و احسان کے ساتھ نوع انسانی کے دلوں کو جیت کر ہمیشہ کے لئے انسان انسان کی جنگ کا خاتمہ کر دے گا۔ لیکن اس آخری جنگ میں اسلام کے مقابل پر صرف عیسائی اور یہودی نہیں بلکہ دنیا میں

مذہب کے میدان میں

ہندو بھی ہیں۔

پھر یہاں پر بس نہیں بلکہ دوسری دنیا میں مختلف الخیال لوگ بسنے والے ہیں جاپان ہے ان کے اپنے مذہبی خیالات ہیں انہوں نے مذہب کو کھیل بنا دیا ہے ان کے متعلق مشہور ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو ایک مذہب کی رسوم ادا کی جاتی ہیں اور جب وہی بچہ فوت ہوتا ہے تو اس کے جنازے کی رسوم ایک اور مذہب کے مطابق ادا کی جاتی ہیں۔ بہر حال مذہبی میدان میں ان کے خیالات جو کچھ ہیں وہ اسلام کے خیالات نہیں ہیں۔ بلکہ وہ اسلام کے مخالف خیالات ہیں۔ ان میں لچک ہے۔ لیکن وہ اس قسم کی لچک ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ لچک ہمیں بچا لے گی۔ اور اس کے نتیجہ میں اسلام کی طاقت ہماری اس جڑ کو جو سارے دنیا کی پھیلی ہوئی ہے

خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی تحریک

اس کو اکھیڑ کر پرے نہیں پھینک سکے گی۔ ان لوگوں کے ساتھ تو مقابلہ ہے۔

پھر آج آدھی دنیا وہ ہے جو خدا کی منکر ہو چکی ہے اور انہوں نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ ہم زمین سے خدا کے نام اور آسمانوں سے خدا کے وجود کو مٹا دیں گے۔ خود یہی اعلان ایک احمدی کے نزدیک ایسا ہے کہ جو ان کی ناکامی کا سبب بنتا ہے کیونکہ یہ سمجھنا کہ خدا کا وجود آسمانوں پر تو ہے لیکن زمین پر نہیں ہے یہ بنیادی طور پر ایک غلط تصور ہے اور اس کی غلطی جب ثابت ہو جاتی ہے تو اس زمین پر بسنے والے یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا وجود تو یہاں بھی ہے۔ (وہ تو ہر جگہ موجود ہے) اور وہ اتنی طاقتوں کے ساتھ یہاں بھی موجود ہے کہ انسان کو یہ طاقت نہیں کہ وہ اس کے مقابلہ میں کھڑا ہو اور کامیاب ہو۔ اور خدا تعالیٰ کے منصوبوں کو ناکام کرنے کی کامیاب تدبیر کر سکے۔ لیکن بہر حال دنیوی لحاظ سے وہ زبردست طاقتیں ہیں۔ ایسی زبردست طاقتیں کہ مذہبی دنیا بھی ان سے ڈرنے لگ گئی۔ انہوں نے ایٹم بم اور ہلاکت کے دوسرے سامان بنا لئے۔ روس اور دوسرے کمیونسٹ یا سوشلسٹ ممالک اور مذہبی دنیا کے اندر جو کمیونسٹ یا سوشلسٹ گروپ ہیں اگر ان کو اکٹھا کیا جائے تو تعداد کے لحاظ سے وہ مذہبی دنیا سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔

میں جب سوچتا ہوں تو مجھے خیال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر کتنی عظیم ذمہ داری ڈالی ہے۔ اس کی مثال اگر کچھ تھوڑی سی بھی دی جا سکتی ہے تو وہ ایسی مثال ہے کہ ایک آدمی ماؤنٹ ایورسٹ جو کہ دنیا کی سب سے بڑی اونچی چوٹی ہے اس کے دامن میں کھڑا ہو اور کہے کہ میں ایک ٹکر کے ساتھ اس پہاڑ کو گرا دوں گا۔ جہاں تک طاقتوں کا مقابلہ ہے یہ مثال بھی کمزور ہو گی۔ کیونکہ آج احمدیت کی طاقت

دنیوی نقطۂ نگاہ سے

ان طاقتوں کے مقابلہ میں اتنی بھی نہیں جتنی کہ ہمالیہ کے مقابلہ میں جو کہ زمین کے اندر گھسا ہوا ہے اور آسمان سے باتیں کرنے والا ہے اس شخص کی طاقت ہے کہ جو یہ کہتا ہے کہ ایک ٹکر کے ساتھ وہ اس کو اپنی جگہ سے ہلا دے گا۔ مخالفین اسلام اور معاندین اسلام یا اسلام سے غافل اور اسلامی حسن سے دور اور خدا تعالیٰ کا عرفان نہ رکھنے والی دنیا کے ساتھ ہمارا مقابلہ اس سے بھی سخت ہے اور ان کے مقابلہ میں جن کے متعلق خدا نے ہمیں حکم دیا ہے کہ تم ان سے مقابلہ کرو اور اسلام کو غالب کرو آج احمدیت کی طاقت اس سے بھی کم ہے لیکن خدا نے ہمیں یہ وعدہ دیا ہے کہ گھبرانے کی بات نہیں۔ بے شک یہ قومیں، یہ گروہ اور یہ افراد بڑے طاقتور ہیں۔ لیکن میری طاقت سے تو ان کی طاقت زیادہ نہیں اور میں تمہارے ساتھ ہوں اگر یہ تسبیح اور یہ میٹھی اور یہ شیریں آواز ہمارے کانوں میں نہ پڑے تو دو میں سے ایک نتیجہ تو ضرور نکلے یا تو لوگ احمدیت کو چھوڑ کر بھاگ جائیں اور یا وہ پاگل ہو جائیں کیونکہ دنیوی عقل اس حالت میں جماعت احمدیہ کی کامیابی کا تصور بھی نہیں کر سکتی لیکن جماعت احمدیہ کو صرف دنیوی عقل نہیں دی گئی۔ بلکہ جماعت احمدیہ کو

روحانی اور اخلاقی فراست

عطا کی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ کو قرب الٰہی میسر ہے۔ جماعت احمدیہ کے کان میں خدا تعالیٰ کے فرشتے آکر خدا کا کلام نازل کرتے ہیں اور جماعت احمدیہ کو تسلی دینے والا وہ ہے جس کی طاقت اور جس کی قدرت سے کوئی شے کوئی ہستی بلکہ ساری کائنات بھی باہر نہیں رہ سکتی۔ اگر یہ چیز نہ ہو تو پھر تو ہماری زندگی کوئی چیز نہیں اور اگر یہ بشارتیں نہ ہوں تو ہماری زندگی میں کوئی مزہ نہیں۔ کیونکہ پھر سوائے گھبراہٹ اور پریشانی کے ہمارے مقدر میں اور کیا رہ جاتا ہے لیکن ہمارے قرآن کریم نے بار بار یہ کہا ہے کہ کام بڑا سخت ہے دنیا کی نگاہ میں انہونا ہے۔ لیکن میں تمہیں کہتا ہوں کہ میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کام کو پورا کرنے کے لئے تم کھڑے ہو جاؤ اور جو تمہارا فرض ہے اس کے مطابق تم قربانیاں دو تو خدا کے فضل سے تم کامیاب ہو جاؤ گے لیکن ہر قسم کی قربانی دے کر مال کی، عزت کی، اوقات کی، اعزہ کی، رشتہ داروں کی اور دوستوں کی، ہر قسم کی قربانی دے کر کبھی یہ نہ سمجھنا کہ تم نے کچھ کیا ہے کیونکہ جو کام تمہارے سپرد ہے اور جتنی اہم ذمہ داری ہے اس کے مقابلہ میں تم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پس فخر اور غرور نہ آ جائے اور اگر دنیا تم سے مذاق کرے تو تم پرواہ نہ کرنا اور وہ مذاق کرے گی کیونکہ طاقتوں کا آپس میں کوئی مقابلہ ہی نہیں اور پھر جو طاقت ہمارے پاس ہے وہ تو کسی کو نظر ہی نہیں آتی وہ تو روحانی طاقت ہے دنیا کی طاقت ہماری طاقت کو سمجھ سکنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ وہ تو مائینس (minus) پر سمجھتی ہو گی یعنی صفر سے بھی گری ہوئی۔ پھر بعض دفعہ شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ یہ کام انسان سے نہیں کیا ہو سکتا وہ اس کے متعلق بھی تسلیاں دینے لگتا ہے قرآن کریم نے اس سے بچنے کی ہدایت کی ہے۔ قرآن کریم ایک عظیم

کتاب ہے اس نے سارے رخنے بند کئے ہیں اور ہمارے سامنے اس نے

ایک بڑی حسین تعلیم

پیش کی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ انشاءاللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگی اور خدا تعالیٰ کے یہ وعدے پورے ہوں گے کہ اس زمانہ میں اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا۔

مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ اتنا بڑا کام ہے کہ یہ ایک نسل یا دو نسلوں یا پانچ دس نسلوں کا کام نہیں ہے بلکہ بڑے لمبے زمانے پر پھیلی ہوئی مہم ہے اور مقبول جدوجہد اسلام کو غالب کرے گی چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ تین سو سال کے اندر اندر یہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں گی۔ لیکن بعض قرائن سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اسلام کی کامیابی کی یہ مہم یہ جہاد یہ روحانی جدوجہد اپنے کلائمکس (climax) کو اپنے عروج کو اپنی ہستی کی دوسری صدی میں پہنچے گی۔ اور اپنے کام کا اکثر حصہ پورا کرے گی اور پھر اس کے بعد جیسا کہ فوجی کہتے ہیں (Mopping up operation) کا وقت ہوگا یعنی کہیں کہیں کچھ پاکٹس ایسی رہ جائیں گی جو اسلام کی طرف توجہ نہیں کر رہی ہونگی پھر ان کی طرف توجہ کرنی پڑے گی۔ اور تیسری صدی میں ــ نہیں کہہ سکتے دو سو بیس سال کے بعد یا دو سو چالیس سال کے بعد لیکن بہرحال تیسری صدی میں ایک وقت ایسا آنے والا ہے۔ جب اسلام سے باہر رہنے والوں کی حیثیت چوہڑے چماروں کی حیثیت سے زیادہ نہیں ہوگی چوہڑے چمار تحقیر کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ یہ ان کی محرومی ہے کہ وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ جن کی قسمت میں نہیں ہوگا کہ وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر لیں جب کہ ساری دنیا خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر رہی ہوگی جب انسانوں کی بہت بھاری اکثریت کے دل

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

سے پُر ہو چکے ہوں گے اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتیں اسی دنیا میں ان کو نظر آنے لگ جائیں گی۔ یہ تھوڑے سے لوگ اس وقت بھی ایسے رہ جائیں گے جو اس عظیم پیار سے محروم ہوں گے۔

لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ کام ہماری طاقت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے قادرانہ تصرفات کے نتیجہ میں یہ ساری باتیں ہونے والی ہیں قرآن کریم نے مختلف پیرایوں میں اس چیز کو ہمارے سامنے رکھا ہے اس وقت میں نے سورہ آل عمران کی جن آیتوں کو اکٹھا پڑھا ہے وہ بھی اسی مضمون کو ہمارے سامنے لانے والی ہیں "ذَكِّرْ" کے حکم کے ماتحت میں جماعت کے بڑوں، چھوٹوں، مردوں، اور عورتوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ" کہ اگر اللہ تمہاری مدد کے لئے آجائے اور تمہاری مدد کرے اس کی طاقت اور اس کے قادرانہ تصرفات تمہارے حق میں ہوں تو تمہارے اوپر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ اس میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر تمہارا تعلق خدا کے ساتھ نہ ہو اور آسمانی مدد تمہیں حاصل نہ ہو تو جو کام تمہارے سپرد کیا گیا ہے اس میں تمہارے کامیاب ہو جانے کا کوئی امکان نہیں تمہیں اس کا وہم بھی نہیں کرنا چاہیئے وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اور اگر اللہ تمہاری مدد چھوڑ دے تو پھر اور کون آئے گا جو تمہاری مدد کرے گا۔ اور جس کی مدد کے ساتھ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کوئی نہیں۔ پس اگر خدا کی مدد ہو تو غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں تم غالب آسکتے ہو اور اگر خدا کی مدد نہ ہو تو

غلبۂ اسلام کا تصوّر

بھی ناممکنات میں سے ہے "وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ" اور جو حقیقی مومن ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کیا کریں دنیا کی طاقتوں پر توکل نہ کریں اور اپنی طاقت پر، اپنی قربانی پر، اپنے ایثار پر اور خدا کے حضور

جو کچھ پیش کیا ہے اس کے اوپر بھروسہ نہ کریں بلکہ خدائے قادر و توانا پر ان کا بھروسہ ہونا چاہیئے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقین رکھو کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ نہیں ہیں جو اپنے کئے پر اتراتے ہیں۔ یہ کئے پر اترانے والے دنیا دار بھی ہوتے ہیں اور مذہب کے نام پر اترانے والے بھی ہوتے ہیں۔ مذہبی گروہ اپنے جتھے پر اترانے لگ جاتے ہیں، اپنے مال و دولت پر اترانے لگ جاتے ہیں اپنی طاقت پر اترانے لگ جاتے ہیں، اپنی تنظیم پر اترانے لگ جاتے ہیں اپنی فوجوں پر اترانے لگ جاتے ہیں۔ ہزاروں وجوہ ہیں اترانے کی۔ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی فوج کو اتنا مضبوط کر لیا۔ ہم نے اپنے نظام اقتصادیات کو ایسا بنا لیا، ہماری زراعت ایسی ہو گئی، ہم نے پانی کا یہ انتظام کر لیا ہم نے ایٹم بم بنا لیا دیکھئے تو یہ مذہبی گروہ نے ہی بنایا تھا یعنی عیسائی دنیا نے جو کہ کرسچین (Christian) کہلاتے ہیں۔ جو لوگ اپنے کئے پر اتراتے ہیں اور صرف اپنی ذات یا اپنے جتھے یا اپنی قوم یا اپنے ملک پر بھروسہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا زندہ تعلق نہیں ہوتا کہ جس کی طاقت پر وہ بھروسہ کرنے والے ہوں اور پھر انہوں نے جو کام نہیں کیا ہوتا وہ سمجھتے ہیں کہ اس پر بھی ان کی تعریف کی جائے حالانکہ انہوں نے وہ کام نہیں کیا ہوتا

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ

یہ نہ سمجھو کہ وہ خدا کے عذاب سے محفوظ ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ لیکن وہ گروہ اور وہ جماعت جو

اللہ کا نام لے کر

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے اور اسلامی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنی کمزوریوں کے باوجود۔ کھڑی ہو جاتی ہے وہ جو کچھ خدا کے حضور پیش کرتے ہیں اس کے اوپر بھی وہ اتراتے نہیں اور فخر نہیں کرتے اور جو کام انہوں نے نہیں کیا ہوتا۔ اس کے متعلق تو شیخی مارنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ لوگ خدا تعالیٰ کے قہر کے عذاب سے محفوظ ہیں۔ لیکن ان کا مدمقابل اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہے۔ اور قرآن کریم کی بشارتوں کے مطابق جو مسلمانوں کے حق میں دی گئی ہیں اور قرآن کریم کے انذار کے مطابق جو معاندین اسلام کے متعلق دیا گیا ہے۔ یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ اپنے پر بھروسہ کرنے والے اور جو طاقت نہیں ہے اس کا بھی اعلان کرنے والے کامیاب نہیں ہوا کرتے اخبار پڑھنے والے اور دنیا کے حالات کا علم رکھنے والے دوست جانتے ہیں کہ آجکل سیاسی لیڈر وہ تعلیاں مارتے ہیں کہ آدمی حیران ہوتا ہے۔ مثلاً ہٹلر نے اپنے وقت میں شور مچایا تھا کہ بس اس کے پاس ایسی طاقت ہے اور ایسے مخفی ہتھیار ہیں کہ وہ ساری دنیا کو کھا جائے گا۔ حالانکہ وہ ہتھیار نکلے نہیں وہ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا کے آیت کے ٹکڑے کے نیچے آ گیا وہ دنیا کو یہ باور کرانا چاہتا تھا کہ وہ ایسے ہتھیار بنانے میں کامیاب ہو چکے ہیں جو دنیا کو زیر کرنے کے لئے کافی ہیں اور ان کا مدمقابل کامیاب ہو ہی نہیں سکتا۔ دنیا جو کرتی ہے اور دنیا جو نہیں کرتی اس کا یہاں ذکر ہے جو وہ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ جو ان کی طاقت ہے وہ اس پر فخر کرنے لگتے ہیں اور تکبر سے کام لیتے ہیں اور اپنے مفاد کی خاطر انسانوں کے حقوق کو پامال کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں وَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا اور دوسروں کو ڈرانے کے لئے وہ

بڑے مبالغہ آمیز بیانات

دیتے ہیں یا بعض دفعہ اپنے ملک کو خوش کرنے کے لئے بھی سیاسی لیڈر ایسا کرتے ہیں۔ فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ اب یہ لوگ ناکامی کے عذاب سے محفوظ نہیں رہ سکتے اور جو لوگ

خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرنے والے ہیں اور خدا تعالےٰ کی جماعت ہیں وہی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کامیاب ہوتے ہیں۔

خدا تعالےٰ تمام قدرتوں اور طاقتوں کا مالک ہے وہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے۔ جس چیز کو چاہے اُسے کر دیا کرتا ہے اور کوئی اُسے ناکام کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کائنات میں اسی کا حکم چلتا ہے اور اس کے منشاء کے مطابق ہر کام ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ چاہا کہ اسلام کے غلبہ کے لئے اس زمانہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا محبوب ترین روحانی فرزند مہدی پیدا ہو تو مہدی پیدا ہو گیا۔ اس نے چاہا کہ اس اس مہدی کی اس ظاہری اور مادی دُنیا میں اس قدر مخالفت ہو کہ اس کی کامیابی کا کوئی امکان ظاہری آنکھ کو نظر نہ آئے تو وہ مخالفت پیدا ہو گئی اور پھر اس نے یہ چاہا کہ اس کے باوجود جو کچھ ظاہری آنکھ نے دیکھا تھا وہ نہیں ہوگا اور مہدی ناکام نہیں ہوگا۔ مہدی کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہے جیسا کہ

خلافتِ راشدہ کے زمانہ میں

مختلف میدانوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی جھنڈے تھے۔ کسریٰ کے مقابلہ میں مسلمان فوجوں کے جو سپہ سالار تھے ان کے ہاتھوں میں جو جھنڈے تھے یا قیصر کے مقابلہ میں شام کے میدانوں کے سپہ سالاروں کے ہاتھوں میں جو جھنڈے تھے وہ ان کے اپنے تو نہیں تھے اور نہ خلفائے وقت کے تھے بلکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تھے۔ اسی طرح آج اسی معنی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا مہدی کے ہاتھ میں ہے۔ خدا نے یہ چاہا کہ دُنیا کی طاقتوں کو اس کے خلاف کھڑا کرے اور دُنیا کو یہ بتائے کہ اگر تم سارے اکٹھے ہو کر بھی میری اس سکیم اور میرے اس منصوبہ کو ناکام کرنے کی کوشش کرو گے تو تم ناکام ہی ہو گے چنانچہ مہدی جو اکیلا تھا وہ ایک سے دو ہوا پھر دو سے دو ہزار بنا پھر دو ہزار سے دو لاکھ بنا وہ محض ہندوستان میں تھا۔ پھر وہ باہر نکلا اور آج وہ ساری دُنیا میں پھیل گیا اور جیسا کہ اس کو حکم تھا وہ پیار کے ساتھ اور محبت کے ساتھ، اسلام کے حسن کو ایک ہاتھ میں لے کر اور اسلام کی قوت احسان کو دوسرے ہاتھ میں لے کر باہر نکلا اور دُنیا کے سامنے اس نے اسلامی تعلیم کو پیش کیا اور پنجابی میں

ایک بڑا پیارا محاورہ ہے

"پھورنا" اس نے آہستہ آہستہ دُنیا کی طاقتوں کو "پھورنا" شروع کیا جیسا کہ قرآن کریم نے ہمیں کہا کہ

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا (الرعد آیت ۴۲)

خدائی تقدیر کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح آہستہ آہستہ خدائی سلسلوں کا قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور پھر جس طرح بارش مختلف اوقات میں ایک کچی دیوار کے نچلے حصے کو "کھودتی" ہے یعنی بارش کی وجہ سے تھوڑی سی مٹی بہہ جاتی ہے ایک وقت آتا ہے کہ وہ دیوار اپنے پاؤں پر گر جاتی ہے اسی طرح دُنیا کی طاقتوں کی حقیقت کچی دیوار سے زیادہ نہیں ہے اور آہستہ آہستہ وہ عمل شروع ہو چکا ہے کہ عقلمند آدمی جو کہ صاحب فراست روحانی ہے وہ دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو وعدے کئے تھے ان کے پورا ہونے کے ایام آچکے ہیں۔

لیکن ——— اور یہ لیکن بڑا اہم ہے جو ذمہ واری جماعت احمدیہ پر ہے وہ تو اپنی جگہ پر ہے۔ اس واسطے آپ ان چیزوں کو سامنے رکھا کریں کہ آپ اپنے زور اور طاقت کے ساتھ وہ کام نہیں کر سکیں گے کہ جو خدا تعالےٰ خدائی طاقت کے ساتھ آپ سے کروانا چاہتا ہے وہ ایک لحظہ اور ایک سیکنڈ جس میں آپ اپنے رب کریم سے دُور چلے جائیں وہ آپ کے لئے انفرادی طور پر یا آپ کے خاندان کے لئے یا آپ کے گروہ کے لئے ہلاکت کا باعث ہے۔ چوکس رہ کر

ہلاکت سے بچنے کی کوشش کریں

اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کے حضور یہ کہتے ہوئے جھکے رہیں کہ اے خدا جو کام تو نے دیا ہے اس کی اہمیت کو ہم سمجھتے ہیں اور اپنی بے بسی کو ہم جانتے ہیں ہم اپنے زور سے یہ نہیں کر سکتے تیری مدد اور نصرت کے بغیر یہ مہم سر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اپنے وعدہ کے مطابق تو ہماری مدد کو آ۔ اس لئے نہیں کہ ہم اپنے لئے کچھ چاہتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ ہم تیرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اُس غلبہ کو چاہتے ہیں جس کا تو نے وعدہ دیا کہ اسلام ساری دُنیا میں پھیل جائے گا۔ انشاء اللہ اسلام پھیلے گا۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد آ جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ کے حالات و سوانح جمع کئے جانے کی ضرورت

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ خاکسار کے دادا جان حضرت صوفی کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ (کمپازیٹر) آف لاہور کا اصحاب تین سو تیرہ میں بمطابق فہرست مندرجہ ضمیمہ انجام آتھم نمبر ۲۹ ہے۔ مرحوم شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتاب "لاہور۔ تاریخ احمدیت" میں یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں ان کو اطلاع دی جائے ...." کے مصداق ہمارے دادا جان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

خاکسار نے محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو ایک عریضہ لکھا جس کے جواب میں آنمحترم نے محبت بھرے نوازش نامہ محررہ ۱۱ اپریل ۱۹۷۶ء میں تحریر فرمایا کہ:-

"آپ کے دادا جان رضؓ کا ۳۱۳ صحابہ میں ہونا جن کا انتخاب اور ذکر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ایک تاریخی اور سنہری اور قابلِ رشک چیز ہے۔ جو آپ کے خاندان کے لئے ہمیشہ فخر اور برکت کا موجب بننا چاہئیے۔ ساتھ اس کے ذمہ داریاں بھی آتی ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ ادا کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔"

محترم صاحبزادہ صاحب کی تحریر پڑھ کر خیال آیا کہ تمام ایسے صحابہ کرام کے حالات جلد از جلد مرتب ہو جانے چاہئیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے دورِ خلافت میں اس اہم جماعتی ذمہ داری کی طرف احباب کو متعدد بار توجہ دلائی تھی۔ اور باعث مسرت ہے کہ ایک خاصی تعداد میں ان بزرگ صحابہ کے حالات مرتب ہو چکے ہوئے ہیں۔ جن خاندانوں کو اللہ تعالےٰ نے اس سعادت سے سرفراز فرمایا ہے یا جن احباب کے واقف کاروں میں سے ایسے بزرگان ہوں اور ان کے حالات تا حال مرتب ہو کر شائع نہیں ہوئے۔ مرتب ہو جانا اور پھر جماعتی استفادہ کا بھی موجب ہوں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضمیمہ انجام آتھم میں ایک حدیث نبوی کے حوالہ سے اس امر کا تذکرہ کیا ہے کہ مہدی معہود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا۔ حضور نے اس حدیث سے اپنی صداقت ثابت کی ہے۔

پس جو دوست صحابہ کے حالات جمع کرتے اور ان کی اشاعت کا اہتمام کرتے ہیں وہ بھی اس صداقت کو تقویت پہنچانے کا سبب بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو اس کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار: عزیز احمد - از اٹاوہ انڈیا

رسالہ "المبشر" کے بارہ میں ضروری اعلان

مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ کی طرف سے ایک رسالہ "المبشر" کے قادیان سے اجراء کے اعلانات اخبار بدر کی گزشتہ اشاعتوں میں ہوتے رہے ہیں نظارت نے اپنے طور پر انہیں اجازت دیدی تھی۔

انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیغام کے لئے درخواست کرتے ہوئے رسالہ کے اجراء میں درپیش مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفصیلات دریافت فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "اس رسالہ کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔" لہٰذا احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق رسالہ "المبشر" جاری نہیں کریں گے۔ جن دوستوں نے رسالہ کی خریداری کے لئے چندہ جات بھجوائے ہیں۔ انہیں رقم واپس بھجوا دینے کی موصوف کو ہدایت کر دی گئی ہے

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۵ء

قسط ۳

خدا تعالیٰ اور اُس کی معرفت کے ذرائع

محمد حفیظ بقاپوری

(۳)

خدا تعالیٰ کی صفاتِ خاصّہ اور افعالِ جلیلہ پر غور و فکر

خدا کی معرفت کا تیسرا ذریعہ جو بجائے خود بے شمار ذرائع معرفت پر مشتمل ہے۔ وہ ہے خدا کی صفاتِ خاصّہ اور افعالِ جلیلہ پر غور و فکر کر کے اُس کی معرفت حاصل کرنا۔!

منجملہ ایسی صفاتِ خاصّہ کے خدا تعالیٰ کا خالق الاشیاء ہونا ہے۔ یعنی خدا کی صفتِ خلق ایسی ہے جس میں سچے خدا کے مقابل پر کوئی بھی مصنوعی خدا ٹھہر نہیں سکتا۔ جس نے پیدا کیا وہی جانے۔ دوسرا کیوں کر پہچانے پھر اسلامی نقطۂ نظر سے خدا بڑا خالق الاشیاء ہی نہیں بلکہ آمرِ مطلق بھی ہے۔ یعنی ہر چیز کے پیدا کرنے کے نقطۂ آغاز سے اُس کو ایسی بالادستی اور تصرّفِ تام حاصل ہے کہ ہر چیز کے لئے جس رنگ میں اُس کی حکمتِ کاملہ نے حدّ قائم کر رکھی ہے، ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی چیز بھی اُس کی حد بندی سے نکل سکے۔ چنانچہ قرآن کریم خدا کی اسی قدرتِ عظیمہ کے ذکر میں کہتا ہے

تبارك الّذي نزّل الفرقان
على عبده ليكون للعٰلمين
نذيرا ۝ الّذي له ملك
السّمٰوٰت والارض ولم يتّخذ
ولدًا ولم يكن لّه شريك
في الملك وخلق كلّ شيءٍ
فقدّره تقديرًا ۝

ان آیاتِ کریمہ کے آخری الفاظ خلق کلّ شیءٍ فقدّرہ تقدیرًا میں اُسی عظیم الشان نکتۂ معرفت کا بیان ہے۔ کہ خدا صرف خالق الاشیاء ہی نہیں بلکہ اُس کی حکیمانہ قدرت نے ہر چیز کو ایسی حدود میں باندھ رکھا ہے کہ کسی کی مجال نہیں کہ ان حدود کو پار کر سکے۔ مثال کے طور پر مچھر کو لے لیں۔ اس کی ایک مقررہ جسامت ہے۔ کسی مچھر کے لئے ہرگز ممکن نہیں کہ وہ اپنی جسامت کو اس قدر بڑھا لے یا کسی کیمیاوی طریق سے اس کی جسامت کو اس طور پر بدل دیا جائے کہ مثلاً وہ ہاتھی کی جسامت کے برابر آ جائے یا ایک ہاتھی کی جسامت سکڑ کر مچھر کے برابر ہو جائے ——!

اسی طرح خدا کی ہستی کی ہر شئے پر بالادستی اور قدرتِ کاملہ کا ناقابلِ انکار نمونہ بنتا ہے اور اُس کی قادرانہ شان پہچانی جا سکتی ہے جاؤ اور دُنیا کی ایک ایک چیز کا جائزہ لے لو۔ کوئی ماہر ڈاکٹر، کوئی سائنس دان بھی قدرتِ حق کی اس حد بندی کو توڑ نہیں سکتا۔ اس لئے خدا کی معرفت اور اس کا ایمان حاصل کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی واضح ذریعہ اور کونسا ہوگا ——!!

اسی کے ساتھ ایک اور پُر لطف بات بھی سنتے جائیے! قرآن کریم میں سورت طٰہٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون سے بحث کا ذکر ہوا ہے۔ باتوں باتوں میں فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا فمن ربّكما يٰموسىٰ۔ اے موسیٰ تم دونوں بھائیوں کا پیش کردہ ربّ کون ہے۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے اُسے جو پُر لطف اور جامع جواب دیا تھا قرآنی الفاظ میں یہ تھا کہ

قال ربّنا الّذي اعطىٰ كلّ شيءٍ
خلقه ثمّ هدىٰ (آیت ۵۱)

جناب، ہمارا ربّ وہ ہے جس نے ہر چیز کو مناسبِ حال قوٰی دئے اور پھر ان قوٰی سے کام لینے کا سلیقہ بھی سکھایا ——

بظاہر تو یہ بڑا ہی مختصر جواب ہے لیکن خدا کی معرفت تک پہنچنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے جو غور و فکر کرنے والوں کے لئے بیان کر دیا گیا ہے —— اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق اشیاء میں جہاں بے شمار قوتیں ودیعت کی ہیں، جو اُن کی خلقت کے مناسبِ حال تھیں تو دوسرے نمبر پر اُن قوٰی سے کام لینے کا سلیقہ بھی اُن کی سرشت میں رکھ دیا ——!!

اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے آپ ایک چھوٹے سے پرندے بئے کو دیکھیں کس طرح پیدائشی طور پر وہ گھاس کو چیر چیر کر خاص طریق سے اپنا گھونسلہ تیار کر لیتا ہے۔ دیکھئے ہر بیا ہونے والا بئے کا بچہ فطرتی طور پر اس صلاحیت اور خوبی کو لے کر پیدا ہوتا ہے۔ اور بڑا ہو کر اپنے باپ دادا کی طرح ہی اپنا گھونسلہ بنا لیتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے انگریزی نام میں ویور برڈ (جولاہا چڑیا) کہتے ہیں۔

—— ۰ ——

اسلامی نقطۂ نظر سے خدا

۱ا خالق الاشیاء کے ساتھ خدا ربّ کلّ شیءٍ بھی ہے

کی ذات صرف خالق الاشیاء ہی نہیں کہ اُسے ایسا صنّاع اور کاریگر سمجھ لیا جائے کہ کسی چیز کو بنا دینے کے بعد اُس سے کوئی سروکار ہی نہیں۔ بلکہ قرآن کریم تو خدا کو

ربّ كلّ شيءٍ (انعام آیت ۱۶۵)

ہر چیز کا ربّ بھی قرار دیتا ہے۔

ربّ کے معنی

ربّ کے معنے ہیں انشاء الشيء حالًا فحالًا الى حدّ التمام (مفردات) کسی چیز کو پیدا کر کے تدریجی طور پر کمال تک پہنچانا۔ خدا کی ربوبیّت کہلاتا ہے۔ گویا جو چیز خدا کی قدرت نے پیدا کر دی تو ربّ ہونے کی صورت میں ہر آن اُس کی ربوبیّت فرماتا ہے۔ اور اُس کو ادنیٰ حالت سے ترقی دے کر اعلیٰ حالت تک پہنچاتا ہے۔ پھر اُس کی ربوبیّت کا یہ سلسلہ تمام موجوداتِ عالم پر جاری ہے۔ خواہ جاندار ہیں یا غیر جاندار، انسان ہیں یا حیوانات، سب کے ساتھ برابر چلتا جا رہا ہے۔ نہ صرف زمینی اشیاء کے ساتھ بلکہ اُس کی ربوبیّت کا سلسلہ آسمانوں تک میں بھی جاری ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی شانِ ربوبیّت جو ہر چیز میں نہایت درجہ نمایاں طور پر نظر آتی ہے، اُس کی معرفت کا نہایت ہی واضح ذریعہ ہے ——!!

۱ا خدا تعالیٰ رزّاق ہے

خدا تعالیٰ کی صفاتِ خاصّہ میں سے اُس کا رزّاق ہونا بھی ہے۔ یعنی خدا کی رزّاقیت بھی اُس کی معرفت کا زبردست ذریعہ ہے اسی صفتِ خاصّہ کے ذریعہ خدا کا تعارف کراتے ہوئے قرآن کریم تحدّی کے ساتھ کہتا ہے:-

انّ الله هو الرّزّاق ذو القوّة
المتين۔ (الذاریات آیت ۵۹)

اللہ ہی سب کا روزی رساں ہے اور بڑی زبردست قدرتوں کا مالک ہے۔

اسی طرح فرمایا:-

وما من دآبّةٍ في الارض الّا
على الله رزقها ويعلم مستقرّها
ومستودعها كلّ في كتٰبٍ مّبين
(ہود آیت ۷)

زمین میں ایسا کوئی بھی جاندار نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمّہ نہ ہو۔ وہ اُس کی عارضی رہائش کی جگہ اور اس کی مستقل رہائش کی جگہ کو جانتا ہے۔ یہ سب کچھ اُس کے واضح علم میں ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں نہ صرف یہ بات واضح کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ ہی سب جانداروں کی روزی کے سامان کرتا ہے، اور اُن کی جملہ غذائی ضروریات کا متکفّل ہے بلکہ آیت کے دوسرے حصّہ میں اس کی وجہ بھی بتا دی کہ وہ ہر جاندار کی عارضی اور مستقل رہائش گاہ سے بھی بخوبی واقف و آگاہ ہے۔ اس لئے کہ حقیقی روزی رساں وہی ہو سکتا ہے جو حاجت مندکی رہائش کی تفصیلات کا بھی علم رکھتا ہو جس قسم کا کوئی جاندار ہے، جیسی نوع کی زندگی وہ گزار رہا ہے، جس ماحول اور مقام میں اس کی زندگی گزر رہی ہے، اُس کے مناسبِ حال غذا کا فراہم کرنا جو اُس کی زندگی کے بقا کا موجب ہے۔ ان سب تفصیلات کا خدا تعالیٰ کو علم ہے اس لئے وہی سب کا روزی رساں بھی ہے۔

اب غور کیجئے، ساری دُنیا میں کتنے جاندار ہیں؟ کون ان کی گنتی کر سکتا اور کون ان کے مزاجوں کی شناخت کر سکتا ہے؟ ان سب باتوں کو سوچتے سوچتے، اس کی تفصیلات پر نظر کرتے کرتے انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور عجیب تر یہ کہ جب سے یہ دُنیا بنی اور جب تک رہے گی سب جاندار اپنا من بھاتا کھاجا برابر کھاتے جا رہے ہیں کسی کو رزق کی کمی نہیں آتی —— پھر ہر جاندار تک اُس کا رزق پہنچانے کے انداز بھی نرالے ہیں ——!! ایک آدمی اپنی غذا کے لئے بکرا ذبح کرتا ہے اُس کا گوشت پکا کر کھاتا ہے۔ اُس میں سے ہڈی اچھی طرح چوس کر پھینک دیتا ہے کچھ دیر بعد دیکھو گے کہ اُس ہڈی کو ننھی ننھی بے شمار چیونٹیاں چمٹ گئی ہیں وہ بھی اس میں سے اپنا حصّہ وصول کر کے چھوڑ جاتی ہیں تب ہڈیاں بوسیدہ ہو کر زمین کے لئے کھاد کی صورت میں خوراک بن جاتی ہیں ——

اسی طرح کئی جانور اپنی طبعی موت مر جاتے ہیں تب بڑے بڑے گدھ، چیلیں، کتے اور کوّے اُس کا گوشت نوچ نوچ کر پنجر سا کر دیتے ہیں۔ پھر کیڑوں مکوڑوں کی باری آتی ہے۔ جب وہ بھی اپنا حصّہ لے چکتے ہیں تو کسی بیوپاری کا کارندہ آتا ہے اور پنجر اکٹھا کر لے جاتا ہے۔ اُنہی ہڈیوں سے سریش نکالتے ہیں۔ دیگر کئی قسم کی کارآمد چیزیں بناتے ہیں۔ مختلف قسم کے کیمیاوی کاموں میں لانے کے بعد وہی ہڈیاں آخر زمین کی خوراک بن جاتی ہیں ——!

پھر جانداروں کی رہائش گاہ کا علم ہونے کے مطابق ان کو رزق پہنچانے کا نکتہ بھی بڑا ہی پُرلطف اور عقل انسانی کو ورطۂ حیرت میں ڈال دینے والا ہے مثلاً آپ سفر کو جاتے ہیں۔ گھر سے کچھ نقدی ساتھ لے جاتے ہیں سفر لمبا ہے پیاس لگی، تو آپ کے لئے پینے کا پانی مل جاتا ہے۔ بھوک لگتی ہے تو کھانے کی چیز میسّر آجاتی ہے۔ اس بات کو اگر حضرت مظہر جان جاناں کے انداز میں سوچا جائے کہ ایک ایک چیز جو بطور غذا کے کسی جاندار کی زندگی قائم رکھنے کے لئے پہنچی تو کیسی کیسی عجیب حالتوں اور خدائی تصرّفات اور احسانات کے تحت پہنچی تو انسان کو اپنے روزی رساں سچے خدا کی معرفت میں چنداں مشکل نہیں ہو سکتی اور اس کا گیان حاصل ہو جانے میں کوئی شبہ نہیں رہ سکتا۔

اسی دوران میں خدا کی معرفت اور اس کا گیان حاصل کرنے کی بات کو ذرا اور گہرائی میں سوچیئے۔ انسان کو تو خدا نے عقل دی سمجھ دی روزی تلاش کرنے اور ہاتھ پاؤں ہلا کر یا کسی سے مانگ کر اپنی خوراک کا سامان کر ہی لیتا ہے۔ مگر دُنیا میں انسان کے سوا کس قدر جاندار ہیں جن کا شمار اور گنتی بھی ممکن نہیں لیکن رزّاق ازلی نے عجب انداز سے اُن کی روزی پہونچانے کے سامان کر رکھے ہیں یہی بات کو قرآن مجید میں خدا تعالےٰ نے حضرت انسان کی عبرت اور اپنی معرفت پیدا کرنے کے لئے اس طرح بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا۔ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

(عنکبوت آیت ۶۱)

اس دُنیا میں بہت سے ایسے جانور بھی ہیں جو اپنے ساتھ انسانوں کی طرح اپنا رزق اُٹھائے نہیں پھرتے اس کے باوجود روزی رساں خدا اُن کی روزی کے سامان برابر کرتا چلا آرہا ہے۔ اُنہیں بھی رزق دیتا ہے اور تم کو بھی۔ اس لئے کہ وہ سب کی تکالیف کو سننے اور سب کی ضروریات جاننے والا ہے جن جانوروں کو بے زبان کہہ کر ناقابل التفات سمجھا جاتا ہے وہ اُن کی زبان کو بھی جانتا ہے ان کے حالات سے بھی پوری طرح واقف و آگاہ ہے۔ وہ ان کی ضروریات کو اپنی رحمانی صفت کے تحت پوری کرتا چلا آرہا ہے اور کرتا چلا جائے گا!

انسان کی اپنی کمائی کی حقیقت

اس موقعہ پر

ایک اور نکتہ معرفت بھی سنئے۔ کہیں انسان کی اپنی روزی کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ تو اس کی اپنی محنت اور اپنی کمائی ہے۔ لیکن بھائیو! اس نام کی کمائی میں جس قدر انسان کے اپنے ہاتھ کا دخل ہے اُسے تو برائے نام ہی کہنا چاہیئے ورنہ قدم قدم پر خدا قادر و توانا کی رحمت اور اُس کی مدد اور شفقت اگر شاملِ حال نہ ہو تو دیکھیں انسان کی اپنی کمائی کیا نتیجہ نکالتی ہے!! حقیقت پر نظر کرو تو انسان کی اپنی کمائی اور محنت تو بس ایک پردہ ہی ہے جسے خدائی ستّاری نے صرف اس لئے انسان کی محنت کے سلسلہ میں ڈال رکھا ہے کہ تا کسی قدر مشقت کے بعد پھل پاکر خوشی پائے اور نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ اُس کی زندگی بنی رہے ورنہ کسان کے ہاتھوں زمین میں بیج پڑنے سے لے کر غلّہ کاٹنے اور آٹا پیس کر روٹی پکانے اور لقمہ کی صورت میں منہ میں ڈالنے تک کتنے مراحل ہیں جہاں واضح طور پر خدا کی معرفت کے ہزاروں ہزار نکات سامنے نہیں آجاتے!!

اس لئے کہنا چاہیئے۔ کہ سب جانداروں کے لئے روزی رسانی کا کام اُسی رزّاق ازلی کے لُطف و احسان کا کرشمہ ہے چنانچہ معرفت الٰہی کے اسی نکتہ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے نظم کرتے ہوئے کیا خوب فرمایا ہے ؎

سمندر کی مچھلی ہوا کے پرندے
گھریلو چرندے بنوں کے درندے
سبھی کو وہی رزق پہنچا رہا ہے
ہر اک اپنے مطلب کی شئے کھا رہا ہے
ہر اک شئے کو روزی وہ دیتا ہے ہر دم
خزانے کبھی اُس کے ہوتے نہیں کم

اس لئے ان سب باتوں پر الگ الگ اور مجموعی طور پر غور کرنے پر بڑے ہی پُر وثوق طور پر خدا کا گیان حاصل ہو کر بے اختیار منہ سے نکل جاتا ہے کہ ؎

یہ میرا خدا ہے یہ میرا خدا ہے!!

(باقی آئندہ)

اظہار تشکر و درخواست دُعا

خاکسار کے چھوٹے بھائی سید عبد النور صاحب آف کٹک کی دوسری بیٹی عزیزہ امّ الحسنات گزشتہ ۵ مئی سے کٹک ضلع کے ایک دیہاتی سکول میں ۲۶۵/ روپے ماہوار تنخواہ پر معلّمہ کے طور پر مقرر ہو گئی ہیں الحمد للہ

عزیزہ نے وعدہ کیا ہے کہ اس خوشی میں وہ ایک بار شکرانہ [illegible] ادا کریں گی چنانچہ پہلی تنخواہ سے بطور شکرانہ [illegible] ۲۵/ روپے بھیج دیئے ہیں اور ۵/ روپے اعانت بدر اور ۵/ روپے درویش فنڈ میں ادا کر دیئے ہیں جزاھا اللہ احسن الجزاء۔ عزیزہ کی مزید کامیابیوں کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سید [illegible] صدر جماعت احمدیہ [illegible]

قادیان و ربوہ کے متعلق
ایک مسیحی عالم کے تاثرات

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

امریکہ کے ایک بہت بڑے مسیحی عالم قادیان میں تین بار آچکے ہیں۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، مکرم بی۔ ایم داؤد احمد صاحب (مشیر قانونی) اور خاکسار سے طویل ملاقاتیں احمدیت کے بارے میں ہوتی رہیں اور وہ ہماری ترغیب پر گزشتہ سال ربوہ بھی تشریف لے گئے۔ انہوں نے ہر دو مراکز کے بارے میں اپنے تاثرات کو ذیل کے الفاظ میں اپنے عالمہ مکتوب میں ذکر کیا ہے۔ جو ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہے۔ اس کا ترجمہ ہدیۂ قارئین کرام کیا جاتا ہے:-

آپ تحریر کرتے ہیں:-

"ربوہ سے میں اس رنگ میں متاثر ہوا کہ گویا اس پر یسعیاہ باب ۳۵ صادق آتا ہے ...... (۱۹۷۴ء میں مخالفِ احمدیت سنگین) ہنگاموں کے باوجود ان (اہلیانِ ربوہ) کا وقار اور اطمینان اثر انگیز تھا۔ میں (حضرت) خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ تعالےٰ) کی ملاقات کا شرف نہ پا سکا۔ کیونکہ آپ علیل تھے اور میرا قیام بھی مختصر تھا۔ اللہ تعالےٰ ہر آن آپ کا محافظ ہو اور آپ کو قوت بخشے۔ وہاں کی مہمان نوازی شاندار قسم کی تھی۔ میں نے آپ کے قادیان کے رہنما (یعنی محترم صاحبزادہ صاحب) کے وسیع اور حواریوں کی طرز کے (نیک اور ہدایت دینے والے) خیالات سے بھی گہرا اثر لیا ہے ...... خدا کرے کسی وقت پھر آپ لوگوں سے ملاقات کا موقعہ پاؤں"

یسعیاہ نبی کی رؤیا کی طرف موصوف نے اشارہ کیا ہے۔ یسعیاہ نبی کی بہت سی رؤیا کتاب یسعیاہ میں درج ہیں جو بنی اسرائیل کے گھرانے سے متعلق ہیں اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریش (قیدار) پر جنگ میں غلبہ اور مسیح کے ظہورِ ثانی کے بارے میں بھی ہیں۔ جو ربوہ سے متعلق موصوف نے بتایا ہے اُس کا ذکر باب ۳۵ میں ملتا ہے اور وہ یہ ہے:-

"کمزور ہاتھوں کو زور اور ناتوان گھٹنوں کو توانائی دو۔ ان کو جو کچے دل کے ہیں کہو ہمت باندھو۔ مت ڈرو۔ دیکھو تمہارا خدا سزا اور جزا لئے آتا ہے۔ ہاں خدا ہی آئے گا اور تم کو بچائے گا۔ اس وقت اندھوں کی آنکھیں وا کی جائیں گی۔ اور بہروں کے کان کھولے جائیں گے۔ تب لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیاں بھریں گے اور گونگے کی زبان گائے گی۔ کیونکہ بیابان میں پانی اور دشت میں ندیاں پھوٹ نکلیں گی۔ بلکہ سراب تالاب ہو جائے گا اور پیاسی زمین چشمہ بن جائے گی۔ گیدڑوں کی ماندوں میں جہاں وہ پڑے تھے نے اور نل کا ٹھکانا ہوگا۔ اور وہاں ایک شاہراہ اور گزرگاہ ہوگی جو مقدس راہ کہلائے گی جس سے کوئی ناپاک گذر نہ کرے گا لیکن یہ مسافروں کے لئے ہوگی۔ وہاں شیر ببر نہ ہوگا اور نہ کوئی درندہ اس پر چڑھے گا نہ وہاں پایا جائے گا۔ لیکن جن کا فدیہ دیا گیا وہاں سیر کریں گے اور جن کو خداوند نے مخلصی بخشی لوٹیں گے اور صیون میں گاتے ہوئے آئیں گے۔ اور ابدی سرور اُن کے سروں پر ہوگا۔ وہ خوشی اور شادمانی حاصل کریں گے اور غم و اندوہ کافور ہو جائیں گے۔"

(یسعیاہ باب ۳۵)

ولادت

عزیزہ بھاوج [illegible] کو اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ نو مولود کا نام "طارق احمد شبیر" تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے [illegible] کے لئے دُعا فرمائیں۔ [illegible]

نمایاں کامیابی

عزیزہ [illegible] بنت مکرم ڈاکٹر غلام [illegible] نے [illegible] اردو [illegible] کا امتحان [illegible] یونیورسٹی [illegible] سیکنڈ ڈویژن میں [illegible]

نام نہاد امارت شرعیہ آف لیبیا کے مجوزہ بائیکاٹ کا پول

جماعت احمدیہ صدق دل سے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتی ہے!

اور

قرآن مجید کو ایک مکمل عالمگیر اور دائمی شریعت مانتی ہے!!

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

جماعت احمدیہ کا تبلیغی کردار

جماعت احمدیہ کو قائم ہوکر قریباً ۸۷ برس ہوچکے ہیں اور اس دوران میں قادیان (پنجاب) کی مقدس بستی سے اُٹھنے والی آواز خدائی بشارتوں کے مطابق دُنیا میں گونج رہی ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ جماعت اکناف عالم میں پھیل چکی ہے۔ اور اب اس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اس جماعت کے عقائد واضح اور شائع شدہ موجود ہیں۔ ایک تبلیغی جماعت ہونے کی وجہ سے اس کا لٹریچر بھی جزائر و براعظموں میں پھیلا ہوا ہے اور مختلف اقوام اور مذاہب کے افراد تک پہنچا ہوا ہے۔ اس جماعت کا کوئی عقیدہ مخفی دستور نہیں۔ جو کچھ ہمارے دلوں میں ہے وہی ہماری زبانوں پر ہے۔ اور وہی صفحہ قرطاس کی زینت یعنی کتابی شکل میں موجود و متعارف ہے۔ ظاہر و باطن ایک ہے۔ اسی کے ساتھ یہ امر بھی ایک حقیقت ثابتہ و متعارفہ ہے۔ کہ دُنیا بھر میں اگر کوئی جماعت ایک منظم پروگرام کے ماتحت خدمت دین اور اشاعت اسلام کا مقدس فریضہ ادا کر رہی ہے تو یہ جماعت احمدیہ ہی ہے ۔۔۔۔ قرآن مجید کا اصل متن عربی زبان میں ہے مختلف زبانوں میں اس کے تراجم شائع کر کے مختلف ممالک میں پھیلایا جاچکا ہے۔ متعدد یورپین۔ افریقی اور امریکی ممالک میں خانۂ خدا یعنی مساجد تعمیر ہوچکی ہیں جن کے میناروں سے اسلامی اذان بلند ہوتی ہے۔ اور ان میں اسلامی طریق پر عبادت یعنی نماز ادا کی جاتی ہے۔ کروڑوں کی تعداد میں اسلامی لٹریچر شائع کیا گیا ہے۔ ان ممالک میں مشن ہاؤس۔ تعلیمی و تبلیغی ادارے طبی مراکز اور مبلغین و مبشرین اسلام ان ممالک کے افراد کی تبلیغی و تربیتی رہنمائی کے لئے موجود اور برسرِ عمل ہیں۔ اور ماشاء اللہ ان کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں لاکھوں غیر مسلموں کو کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر آغوش اسلام میں آنے اور شریعت اسلامیہ قرآنیہ پر عمل کرنے کی توفیق و سعادت مل رہی ہے!

یہ ایسے واضح اور ٹھوس حقائق ہیں جن کا اعتراف واقرار معاندین احمدیت کو بھی با دل نخواستہ کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ حقائق بہرحال حقائق ہیں۔

جماعت احمدیہ میں داخلہ کی شرائط

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے دس شرائط مقرر فرمائیں جن کو آپ نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو بصورت اشتہار شائع فرمایا۔ ایک طالب حق و صداقت ان کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ ہم اس وقت ان شرائط میں سے صرف دو شرائط یعنی شرط سوم و ششم قارئین کے علم و ایمان کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔

حضور علیہ السلام ایک بیعت کرنے والے سے یہ اُمید و انتظار رکھتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس بات کا عہد کرے کہ:۔

شرط سوم:۔ "یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائے گا"

شرط ششم:۔ "یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آئے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔"

جماعت احمدیہ میں داخلہ کا فارم بیعت

جب کوئی طالب حق دس شرائط بیعت کی پابندی کا عہد واقرار کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے ایک فارم بیعت پر کرنا پڑتا ہے جو بعد تکمیل حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض منظوری پیش ہوتا ہے۔ یہ فارم بیعت شائع شدہ موجود اور ہر جگہ دستیاب ہے۔ اس کی ابتداء میں کلمہ شہادت درج ہے۔ اس کلمہ شہادت

"اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ"

کو دو دفعہ پڑھ کر ایک بیعت کنندہ مندرجہ ذیل عہد واقرار کرتا ہے۔

"میں آج (جو خلیفہ وقت موجود ہوں۔ ان کا نام لے کر) کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اور آئندہ ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ شرک نہیں کروں گا۔ دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ قرآن کریم اور احادیث پڑھنے پڑھانے یا سننے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ جو نیک کام مجھے آپ بتائیں گے ان میں ہر طرح آپ کا فرمانبردار رہوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔"

ایک بیعت کنندہ اس فارم بیعت کے الفاظ کو پڑھ کر یا سن کر پورے یقین اور وثوق اور بقائمی ہوش و حواس برضا و رغبت خود اپنے دستخط اس فارم بیعت پر ثبت کر کے عہدیداران جماعت کے سپرد کرتا ہے جو اسے نظام کے ماتحت مرکز سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے لئے بھجوا دیتے ہیں۔ اور منظوری آنے پر وہ بیعت کنندہ جماعت احمدیہ کا ایک باقاعدہ فرد شمار کیا جاتا ہے اور یہی طریق عمل سارے دنیا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جاری ہے اس میں کوئی اخفا کا پہلو نہیں ہے!!

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی واضح تعلیمات

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ جو اس چودھویں صدی کے مجدد مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں۔ جن کی بعثت کی غرض الہام الٰہی میں

"یحیی الدین ویقیم الشریعۃ"

بیان کی گئی ہے یعنی آپ دین اسلام کو پھر زندہ کریں گے اور شریعت قرآنیہ کو دنیا میں قائم و جاری کریں گے۔ آپ نے واضح الفاظ میں اپنی تعلیمات میں یوں بیان فرمایا ہے کہ

(الف) "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دُنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے۔ کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہوچکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیلی یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۷ تا ۱۳۸)

نیز فرمایا:۔

(ب) "ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ ملائک حق۔ اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور

اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں۔ کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ اُن سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کار بند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ اُن سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶-۸۷)

نیز فرمایا:-

(ج)۔" تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اُس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اُس کے غیر کو اُس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ ...... نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے۔ جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں۔ اور آسمان کے نیچے نہ اُس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا۔ کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کے تمام افراد حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی متذکرہ بالا تعلیمات کو دل و جان سے مانتے اور اُن پر عمل پیرا ہیں۔ جماعت احمدیہ کا مذہب اسلام ہے۔ اور اُن کی شریعت قرآن ہے اور اُن کو کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر صدق دل سے ایمان ہے اور یہی کلمہ اُنکے لئے موجب نجات و فلاح ہے۔ اور اس کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ سے مراد حضرت آمنہ کے لال مکی مدنی سردار حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نہ کوئی اور۔ اور اسی طرح قرآن مجید جو چودہ سو سال قبل سرکار دو عالم صلعم پر نازل ہوا۔ جماعت احمدیہ اُسے ہی کلام اللہ اور کتاب اللہ مانتی ہے۔ نہ کہ حضرت مرزا صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کے کسی کلام یا آپ پر نازل ہونے والی وحی والہام کو۔ اور یہ ایسی حقیقت ہے۔ جس کو ہر احمدی بچہ۔ جوان بوڑھا اور مرد و عورت جانتا ہے۔

صوبہ اڑیسہ کا تبلیغی دورہ اور نام نہاد امارت شرعیہ اڑیسہ کا ایک اشتہار

گذشتہ ماہ اپریل میں صوبہ اڑیسہ کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ تھا۔ بعض اہم جماعتوں کے سالانہ جلسے تھے۔ صوبہ اڑیسہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے عہد مبارک میں ہی جماعت کی بنیاد رکھی گئی۔ جیسے سونگھڑہ اور اسی صوبہ میں بفضلہ تعالیٰ بعض گاؤں پورے کے پورے احمدی ہیں۔ جیسے کیرنگ، کرڈاپلی اور بینکال جماعت کی یہ غیر معمولی ترقی مخالفین جماعت کو ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ لہٰذا وہ مناظرے اور مباہلے میں ناکام و نامراد ہونے اور دلائل و براہین کے میدان میں شکست فاش کھانے کے بعد آئے دن جماعت کے خلاف کذب بیانی و افتراء پردازی سے کام لینے اور لوگوں میں وسوسہ انگیزی اور فتنہ پروری کا کوئی نہ کوئی پروگرام بناتے رہتے ہیں۔ چونکہ امسال کیرنگ۔ سونگھڑہ بھدرک اور سورو میں سالانہ اجلاسات تھے۔ اس لئے اس موقعہ پر نام نہاد امارت شرعیہ اڑیسہ سونگھڑہ (جس کی سربراہی مولوی محمد اسماعیل صاحب سونگھڑوی کرتے ہیں) کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا جو کذب و افتراء کا ایک پلندہ ہے۔ ہمیں یہ اشتہار کیرنگ میں ایک غیر احمدی دوست نے دیا۔ تاکہ ان سوالات کے جوابات جلسہ میں دئے جائیں۔ چنانچہ جوابات دئے گئے جو ٹیپ ریکارڈ کئے گئے۔ میں اس مضمون کی ابتداء میں جماعت احمدیہ کے عقائد۔ جماعت احمدیہ میں داخلہ کی شرائط۔ فارم بیعت اور بعد۔ مختصر طور پر جماعت کی تعلیمات کا ذکر کر آیا ہوں۔ جس سے صاف ظاہر و باہر ہے۔ کہ احمدیت حقیقی اسلام کا ہی دوسرا نام ہے۔ اور جماعت احمدیہ صدق دل سے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ایمان رکھتی ہے۔ اور اُسی قرآن مجید کو مانتی ہے۔ جو بسم اللہ کی باء سے شروع ہو کر والناس کے سین پر ختم ہوتا ہے۔ اور جو آج سے چودہ سو سال قبل حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اسی قرآن مجید کی دن رات تلاوت کرتے ہیں اور یہ قرآن ہر احمدی گھرانے میں موجود ہے۔ ان واضح حقائق کی موجودگی میں "امارت شرعیہ اڑیسہ" کے شائع شدہ اشتہار کے دو انعامی سوالات پڑھیں اور دیکھئے "امارت شرعیہ" کی آڑ میں کس قدر کذب و افتراء سے کام لیا گیا ہے۔ اور کس قدر شرمناک انکشاف خود ساختہ امارت شرعیہ پر ہوا ہے۔ پتہ نہیں کہ ان علماء کو جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹ گھڑنے اور جھوٹ بولنے میں کیا لذت محسوس ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اِن کی حالت زار پر رحم فرمائے۔ آمین

امارت شرعیہ کا یہ اشتہار میرے پاس محفوظ ہے۔ اشتہار کے دونوں سوالات درج ذیل ہیں:-

سوال ① " تمام دُنیائے عرب و عجم کے مسلمانوں کا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے اور اس محمد رسول سے مراد آمنہ کے لال مکی مدنی سرکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ مگر قادیانی اُمت مرزا غلام احمد پنجابی قادیانی کو عین محمد رسول اللہ مانتی ہے۔ اور اب قادیانیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ سے مُراد مرزا غلام احمد قادیانی گورداسپوری ہیں۔ اگر یہ قادیانی۔ غلام احمد قادیانی جو چراغ بی بی کے بیٹے ہیں۔ اُن کو عین محمد رسول اللہ نہیں مانتے تو ہمارے دعویٰ کو غلط ثابت کر کے ایک ہزار روپیہ انعام لیں۔"

سوال ② " تمام دُنیا کے مسلمان قرآن مجید کو کتاب اللہ اور کلام اللہ مانتے ہیں۔ مگر قادیانی اُمت مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی کو کلام اللہ۔ کتاب اللہ اور کلام مجید مانتی ہے۔ اگر ہمارے دعویٰ کو کوئی قادیانی مولوی غلط ثابت کر دے ہم ایک ہزار روپے انعام دیں گے۔"

نام نہاد امارت شرعیہ اور خوفِ خدا

سنجیدہ مزاج قارئین کرام! نام نہاد اور خود ساختہ امارت شرعیہ سونگھڑہ نے جو انعامی اشتہار پُر از کذب و افتراء دیا ہے وہ ایک غیر شرعی حرکت ہے۔ اُس کا جواب ایک احمدی عالم ہی کیا ایک معمولی احمدی بھی پورے یقین و وثوق کے ساتھ دے سکتا ہے اور دیتا ہے۔ اور غیر احمدی علماء کی طرف سے ایسی ہی افتراء پردازیوں کو دیکھ کر ہی احمدیوں کے ایمان اور تازہ ہوتے ہیں۔ کہ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ضرورت حقہ کے مطابق آئے کیونکہ علماء سوء کی دینی ایمانی حالت اتنی بگڑ گئی ہے کہ وہ دن رات کذب افتراء سے کام لے رہے ہیں۔ ہر احمدی بفضلہ تعالیٰ جب کلمہ طیبہ پڑھتا ہے۔ تو اُس میں محمد رسول اللہ سے اُس کی مراد حضرت آمنہ کے لال مکی مدنی سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوتے ہیں۔ نہ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (نعوذ باللہ من ذالک) اور اسی طرح ہر احمدی قرآن مجید کو ہی اللہ تعالیٰ کا کلام اور کتاب اللہ سمجھتا ہے۔ نہ کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام پر نازل ہونے والی وحی و الہام کو۔ (العیاذ باللہ) پس ان حقائق کی موجودگی میں ہم امارت شرعیہ سونگھڑہ والوں سے کہیں گے کہ وہ خوفِ خدا سے کام لیں۔ کذب و افتراء کو چھوڑ دیں عاقبت کی جواب دہی کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔ احمدی نہ کسی انعامی لالچ میں آتے ہیں اور نہ ہی آپ لوگوں کی وسوسہ انگیزی کی مذموم سعی سے متاثر و مرعوب ہیں۔ حق آخر حق ہے۔ قُل جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ بھائیوں کو حقائق کو دیکھنے۔ سمجھنے اور اُن پر ایمان لانے کی توفیق دے۔ کہ خدا تعالیٰ کی رضا اسی میں ہے۔ آمین۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ؁

اخبارِ قادیان

• — مورخہ ۱۵ جون ۱۹۷۶ء کو بورڈ کی طرف سے میٹرک کا ریزلٹ نکلا جس میں ۱۱ احمدی لڑکے شامل ہوئے۔ ۸ کامیاب ہوئے ۸ کمپارٹمنٹ میں آئے اور ۳ کا ریزلٹ لیٹ رہا۔ اور ۱۷ لڑکیاں شامل ہوئیں جن میں سے ۱۱ کامیاب ۱ کمپارٹمنٹ اور ۲ کا ریزلٹ لیٹ رہا۔ لڑکوں میں سے عزیز جمیل احمد ابن مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ ہائی فسٹ ڈویژن میں آئے۔ اور لڑکیوں میں سے عزیزہ فردوس بیگم بنت مکرم قریشی فضل حق صاحب اپنے سکول میں اوّل پوزیشن میں رہیں۔ • — مورخہ ۱۸ جون کو گورو نانک دیو یونیورسٹی امرتسر کی طرف سے پری یونیورسٹی (پری میڈیکل) کا ریزلٹ نکلا جس میں ۶ لڑکے شامل ہوئے جن میں سے ۴ کامیاب ہوئے۔ عزیز نصیر احمد ابن مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب (جو جالندھر میں زیر تعلیم تھے) ہائی فسٹ ڈویژن میں آئے۔ اور ۱۳ لڑکیاں شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۵ کامیاب ہوئیں ایک کمپارٹمنٹ میں آئی۔ عزیزہ نصرت سلطانہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھمٹیالیاں اپنے کالج میں اوّل پوزیشن میں رہیں۔

— مورخہ ۱۷ جون کو گورو نانک دیو یونیورسٹی کا بی۔ اے فائینل کا ریزلٹ نکلا جن میں سے عزیزہ بشریٰ صدیقہ بنت مکرم محمد صادق صاحب ننگلی و عزیزہ سلمیٰ بیگم بنت مکرم محمد حسین صاحب کامیاب ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے لئے یہ کامیابی باعث برکت بنائے آمین۔ • — گذشتہ دنوں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب بھکتو کو امرتسر سے واپس آتے ہوئے بس میں ایک حادثہ پیش آنے کے سبب معمولی چوٹیں آئیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ • — مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر درویش بغ کو تا حال اعصابی کمزوری جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ • — مکرم فضل الٰہی خانصاحب درویش کے بچے

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔ **(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)**

وصیت نمبر ۱۲۱۹۷ — میں رحیم النساء بیگم زوجہ مکرم محمد عبدالعزیز صاحب۔ قوم مسلمان۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر تینتیس سال۔ بیعت ۱۳۵۵ - ۸ - ۲۰ ساکن گوری دیوی پیٹ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع کھم A.P. بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۵-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا زر مہر مبلغ پانچ صد /۵۰۰ روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ میرے پاس زیورات طلائی گلے کا ہار۔ اور کان کے پھول یہ دو ملاکر ۲ تولے سونا ہے۔ اور اس کی قیمت آج کل /۲۶۰ روپیہ ہے۔ اور پاؤں کے توڑے ۷۰ تولہ چاندی قیمت /۳۰ روپیہ اس طرح جملہ /۲۹۰ روپیہ علاوہ اس کے مہر پانچ سو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ مبلغ پچاس /۵۰ روپیہ ہوتے ہیں اس وقت پچاس روپیہ اور برائے اعلان وصیت مبلغ /۱۰ روپیہ روانہ کر رہی ہوں۔ مندرجہ بالا زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کرونگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ وفات کے بعد میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ۔ رحیم النساء بیگم۔ گواہ شد۔ عبدالعزیز خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد عبدالنبی سیکرٹری مال

وصیت نمبر ۱۲۲۰۰ — میں اے کے محمد حنیف ولد مکرم عبدالقادر صاحب۔ قوم احمدی مسلمان۔ پیشہ تجارت۔ عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۸ء ساکن سکندرآباد۔ ڈاکخانہ سکندرآباد۔ ضلع حیدرآباد۔ آندھرا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۳-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گذارہ کاروبار کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ اس وقت کم و بیش میری آمدنی ماہوار /۳۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی اس ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اور اگر آئندہ اور کوئی جائیداد میں پیدا کروں یا کوئی جائیداد مل جائے تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور اسکی اطلاع برابر مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ المرقوم۔ محمد فاروق انسپکٹر بیت المال۔

العبد۔ اے کے محمد حنیف۔ گواہ شد۔ صالح محمد الہ دین صدر جماعت۔ گواہ شد۔ یوسف احمد الہ دین سیکرٹری مال۔

وصیت نمبر ۱۲۲۰۷ — میں خضر محمود ولد مکرم ایس کے عبدالحفیظ صاحب۔ قوم احمدی مسلمان۔ پیشہ صابن سازی۔ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۵ء۔ ساکن شیموگہ۔ ڈاکخانہ شیموگہ۔ ضلع شیموگہ صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۳-۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ بھی نہیں۔ البتہ ایک مکان مشترکہ ہم چار بھائیوں کا ہے۔ اس کی قیمت اندازاً /۲۵۰۰۰ روپیہ ہوگی۔ اس کے چوتھائی حصہ کا میں مالک ہوں جب اس کی تقسیم ہوگی اور مجھے جو بھی حصہ میں آئیگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ سات ایکڑ زمین بھی (خشکی تری) ہم چار بھائیوں کی مشترکہ ہے۔ اسکی قیمت فی الوقت قریباً /۱۵۰۰۰ کی ہے۔ یہ بھی جب بھی تقسیم ہوگی۔ اور جو بھی میرے حصہ میں آئیگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد بھی کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ ان مذکورہ جائیدادوں سے کوئی آمدنی نہیں ہے۔ میری ماہوار اس وقت /۳۰۰ روپیہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ خضر محمود۔ گواہ شد۔ فیض احمد مبلغ شیموگہ۔ گواہ شد۔ محمد عمر مبلغ رائچور نزیل شیموگہ۔

وصیت نمبر ۱۲۲۰۸ — میں بدر النساء زوجہ مکرم ایس آر محمد عثمان صاحب۔ قوم احمدی مسلمان۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن شیموگہ۔ ڈاکخانہ شیموگہ۔ ضلع شیموگہ۔ صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۳-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ البتہ منقولہ جائیداد زیورات کی شکل میں ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔ گلیر ایک عدد۔ ہار ۶ تولہ۔ چوڑیاں ۴ عدد۔ ٹکنک۔ لڑاک۔ مالی ۲ تولہ انگوٹھیاں ۲ عدد۔ لچھا ایک عدد یہ سب ملاکر ۱/۲ ۱۸ تولہ۔ ان سب کی قیمت اندازاً /۸۷۵۰ بنتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اس کے علاوہ /۱۰۰۱ میرا حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمدنی نہیں ہے۔

الامتہ۔ بدر النساء۔ گواہ شد۔ ایس آر محمد عثمان خاوند موصیہ۔ میں اپنی زوجہ کے حق مہر /۱۰۰۱ روپیہ کی ادائیگی کا ذمہ لیتا ہوں۔ گواہ شد۔ محمد کریم اللہ نوجوان والد موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۲۲۰۹ — میں حمیدہ خاتون زوجہ مکرم شیخ محمود صاحب۔ قوم شیخ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن شیموگہ۔ ضلع شیموگہ۔ صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۳-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ البتہ منقولہ جائیداد زیورات کی شکل میں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔ چار چوڑیاں۔ ایک ہار۔ ایک لچھا۔ دو بالیاں۔ ایک گلسر ہار۔ چار انگوٹھیاں۔ ان سب کی قیمت اندازاً /۹۲۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میرا حق مہر /۱۰۰۰ روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ یہ سب ملاکر میری منقولہ جائیداد مبلغ /۱۰۲۰۰ (دس ہزار دو سو روپیہ) کی بنتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمدنی نہیں ہے۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر بھی متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ۔ حمیدہ خاتون۔ گواہ شد۔ شیخ محمود احمد خاوند موصیہ۔ میں اپنی زوجہ کے حق مہر /۱۰۰۰ کی ادائیگی کا ذمہ لیتا ہوں۔ گواہ شد۔ ایس جے عبدالصمد شیموگہ۔

وصیت نمبر ۱۲۲۱۰ — میں امۃ الرفیق زوجہ مکرم جے شفیع الرحمٰن صاحب۔ قوم میر۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن شیموگہ۔ ڈاکخانہ شیموگہ۔ ضلع شیموگہ۔ صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۳-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ البتہ منقولہ جائیداد زیورات کی شکل میں ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ ایک گلے کا ہار۔ گلے کی چاٹین۔ ایک لچھا۔ چوڑیاں ۴ عدد۔ بالیاں ۲ عدد۔ انگوٹھیاں ۴ عدد۔ چھٹی کا تارا دو عدد۔ کل زیورات کی قیمت /۹۸۰۰ نو ہزار آٹھ سو روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میرا حق مہر /۱۲۵۱ روپیہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ ان منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کردونگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمدنی نہیں ہے۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ۔ امۃ الرفیق۔ گواہ شد۔ جے شفیع الرحمٰن خاوند موصیہ (میں اپنی زوجہ کے مہر /۱۲۵۱ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ لیتا ہوں۔ گواہ شد۔ سید خلیل احمد۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم نورالدین صاحب صادقی میسور اپنی اہلیہ کی صحت کاملہ تمام اہل و عیال اور اپنی دینی و دنیاوی ترقیات۔ جملہ قسم کی مشکلات کے ازالہ۔ رضاء الٰہی کے حصول کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ۲۔ مکرم ریاض احمد صاحب میسور بابرکت روزگار ملنے۔ سلسلہ کی مقبول خدمت کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ۳۔ مکرم حمید اللہ خان صاحب سہارنپور (یوپی) اہل و عیال اور اپنی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے ہر قسم کے ابتلاء سے محفوظ رہنے کیلئے اور سلسلہ کی مقبول خدمت کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ۴۔ مکرم ضمیر الاسلام صاحب آگرہ اہل و عیال کے نور احمدیت سے منور ہونے اور اپنی دینی و دنیاوی ترقیات، مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار۔ عنایت اللہ قادیان۔

مدرسہ احمدیہ کی فائنل کلاس کو الوداعی پارٹی

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

مورخہ ۱۳ جون ۷۶ء کو امسال مدرسہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کے اعزاز میں طلباء مدرسہ احمدیہ نے الوداعی پارٹی دی۔ شدید بارش کی وجہ سے محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل تشریف نہ لا سکے البتہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بنفس نفیس شرکت فرما کر طلباء کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ یہ تقریب بعد نماز عصر ۶ بجے کے قریب مہمان خانہ میں منعقد ہوئی۔ سب سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ساتھ تمام اساتذہ و طلباء مدرسہ احمدیہ نے چائے نوش کی۔ اس کے بعد تلاوت و نظم کے بعد درجہ ثانیہ کے طالب علم سید صباح الدین نے ایڈریس پیش کیا اور درجہ ثالثہ کے طالب علم عزیز مظفر احمد ظفر نے اس کا جواب دیا۔ اس کے بعد محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قائم مقام ناظر تعلیم نے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مدرسہ احمدیہ کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی تھی تاکہ اس کے فارغ التحصیل علماء اچھے رنگ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر سکیں۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ یہ مقصد پورا ہو رہا ہے۔ اور ہماری جماعت روز بروز ترقی کرتی جا رہی ہے اور وہ بیج جو حضرت مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں بویا گیا اب خدا کے فضل سے ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ جس کی شاخیں ساری دنیا میں پھیل چکی ہیں ــــ !!

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا بنیادی مقصد غلبۂ اسلام کی مہم ہے جو کہ شروع ہو چکی ہے۔ آپؑ کی جماعت میں شامل لوگوں کا فرض ہے کہ اس مہم کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کریں اور تبلیغ اسلام کی خاطر مبلغ تیار کرنے کیلئے ہی حضور علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ اس لئے ہم سب کا فرض ہے کہ اس مہم کو کامیاب کرنے کے لئے ہر ممکن سعی کریں۔ طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ طالب علم تحصیل علم کے لئے اداروں میں اساتذہ کے پاس جاتا ہے۔ وہاں اس کے لئے ایک نمایاں چیز جس سے اس کا کردار بنتا ہے، اساتذہ کی عزت ہے۔ کیونکہ عزت و احترام کے نتیجہ میں ایک محبت کا تعلق قائم ہوتا ہے۔ جو تحصیل علم کے لئے ممد و معاون بنتا ہے۔ جو طالب علم اپنے اساتذہ سے پختہ تعلق رکھتا ہے وہ دوسروں کی نسبت علم میں پختہ ہوتا ہے۔ پس جو طالب علم اس وقت زیر تعلیم ہیں وہ خاص طور پر اس بات کو خصوصاً موجودہ ماحول میں جبکہ اساتذہ کی عزت و احترام کا خیال نہیں کیا جاتا اس کا خیال رکھیں ــــ ہمارے سامنے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آپؐ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آپ کے صحابہ اور خلفاء کے نمونے ہیں کہ کس کوشش کے ساتھ انہوں نے دین اسلام کو غالب کرنے کے لئے کوششیں کیں ان کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ مدرسہ احمدیہ میں یہاں آ کر تعلیم سیکھنے کا مقصد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد پورا ہو۔ ہمارے اندر فدائیت کا جذبہ ہو۔ اپنا آرام اور دیگر اغراض پیچھے رہیں اور سلسلہ کی اغراض مقدم رہیں۔ ہندوستان میں خصوصاً زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ لہٰذا میں اپنے نوجوانوں سے کہوں گا کہ انتھک کوشش کریں اور اپنا عملی نمونہ دکھائیں اور جہاں بھی جائیں شبانہ روز محنت اور دعاؤں کے ساتھ مضبوط جماعتیں قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور سلسلہ کے بہترین خدام بنائے۔ آمین۔

آخر میں محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے طلباء کو دو امور کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ ایک تو یہ کہ طلباء مدرسہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد مطالعہ کو اپنی عادت بنا لیں ش۲

منقولات

یسوع مسیح کی موت سولی پر چڑھنے سے نہیں ہوئی

یروشلم میں بنائی گئی نئی فلم کے متعلق عیسائی مورخوں میں اختلاف

اس فلم سے عیسائیوں میں غم و غصہ کی لہر!

یروشلم - ۱۹ مئی - یہاں حال ہی میں ایک فلم تیار کی گئی ہے جس میں یسوع مسیح کو سیاسی لیڈر کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور دکھایا گیا ہے کہ وہ سولی پر نہیں مرا تھا بلکہ یسوع مسیح نے خود ہی اپنی نقلی موت کا مظاہرہ کیا۔ اور بعد میں زندہ ہو گیا۔ اس فلم سے عیسائیوں میں سخت احتجاج پایا جاتا ہے۔ یہ فلم جو 75 سالہ انگریز مصنف ہگ جے سکان فیلڈ کی کتاب کے آدھار پر یوروشلم اور موجودہ اسرائیل کے اُن شہروں میں فلمائی گئی ہے۔ جہاں یہ تمام واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ متعدد مورخوں اور عیسائی لیڈروں نے فلم کے مرکزی تھیم پر اعتراض کیا ہے۔ اور وہ یہ یسوع مسیح جو دنیا بھر کے عیسائیوں کا لیڈر رہے اور جس نے جوڈیا پر رومنوں کے قبضہ کے خلاف بغاوت کی قیادت کی ہے نے خفیہ طور پر اپنی نقلی موت کا انتظام کیا۔ اور اس سے پہلے خود ہی اپنی گرفتاری کا ڈرامہ رچا۔ یہ کتاب جو دس سال پہلے چھپی تھی۔ اور دھڑا دھڑ فروخت ہو رہی ہے۔ اس میں پرانی انجیل کے تخیل کو رد کر کے نئے نظریہ کو اپنا گیا۔ اس کتاب کے مطابق کچھ لوگ یسوع مسیح کو مردہ جان کر قبرستان میں لے گئے۔ اور اُسے قبر میں دفن کر دیا۔ اس کے بعد جب 30 دیہاتی وہاں آئے تو یسوع زندہ ہو کر قبر میں اُٹھ بیٹھا۔ اور اس کے کافی عرصہ بعد ایک سپاہی کے نیزہ سے مرا۔ اسرائیل کے عیسائی مورخوں کا اس کتاب کے بارے میں زبردست اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ جو کہ سالہا سال کی تحقیق کے بعد لکھی گئی ہے۔

(روزنامہ "ہند سماچار" جالندھر ۲۰ مئی ۱۹۷۶ء ص۳)

ولادت

مورخہ ۷ جون ۷۶ء کو میرے بیٹے محمد عبدالرشید کے ہاں ایک بیٹی تولد ہوئی ہے۔ نومولودہ کا نام عطیہ بشریٰ رشید تجویز ہوا ہے۔ الحمدللہ ماں بیٹی بخیریت ہیں۔ نومولودہ حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان و جھنگ شہر کی پوتی اور مکرم چوہدری نور محمد خان صاحب اسٹیشن ماسٹر ساہیوال کی نواسی ہے۔ میں سب درویشان کرام اور دیگر احباب جماعت سے درخواست کرتی ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک۔ صالحہ اور دین کی خادمہ اور قرۃ العین بنائے آمین۔

خاکسار: بیگم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم۔ لندن۔

ش۲ کیونکہ نصابی علم اُن مقاصد کے لئے جو اُن کے مدنظر ہیں کافی نہیں ہوتا۔ دوسرے اس خوشکن پہلو کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دن بدن ترقی دیتا چلا جا رہا ہے۔ اور اب مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل نوجوانوں کے لئے یہ سہولت میسر ہے کہ اِدھر وہ فارغ ہوتے ہیں اُدھر انہیں ملازمت میں لے لیا جاتا ہے اس لحاظ سے ان طلباء کے مستقبل ہر طرح روشن ہیں۔ آخر میں آپ نے محترم صاحبزادہ صاحب اور محترم ناظر صاحب تعلیم کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور مغرب کے وقت یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو کامیابی عطا فرمائے اور عملی میدان میں بھی کامیاب و کامران کرے۔ آمین ؛

ــــــــــ (جاوید اقبال اختر)

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دل آویز مصنوعات

۱ ۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دل آویز شکلیں۔
۲ ۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ مختلف مناظر۔ دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳ ۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ:-

THE KERALA HORNS
EMPORIUM,
TC. 38/1582, MANACAUD.
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE No. 2351.
P.B. NO. 128.
CABLE :-
"CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO: 76360.

آٹو ونگس

خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا دوسرا سالانہ اجتماع

بتاریخ ۳۱ جولائی و یکم اگست بمقام آسنور!

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء العزیز خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۳۱ جولائی اور یکم اگست یعنی بروز ہفتہ و اتوار آسنور (کولگام) میں منعقد ہوگا۔ اس اجتماع میں تمام جماعتوں کے خدام کا شرکت کرنا ضروری ہوگا۔ قائدین مجالس کو چاہیئے کہ وہ آج سے ہی اس اجتماع کی کامیابی کے لئے کوششوں کے ساتھ ساتھ دعاؤں پر بھی زور دیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اسلام و احمدیت کا حقیقی خادم بننے کی توفیق دے۔

خاکسار، غلام نبی نیاز جنرل سیکرٹری صوبائی۔

ضروری اعلان

چوہدری مبارک علی صاحب کو ان کے خلاف بعض شکایات اور شدید قسم کی بدعنوانیوں کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے دی گئی سزاؤں کا اخبار مذکورہ کی اشاعت سے احباب جماعت کو علم ہو چکا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کی مقاطعہ کی سزا کو ختم کر دیا گیا تھا۔ لیکن باقی جملہ سزائیں قائم رکھی گئی تھیں۔

اب پھر ان کے خلاف مختلف شکایات مرکز میں موصول ہونے پر جب ان کا معاملہ دوبارہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضور انور نے فرمایا کہ "مقاطعہ کی سزا بحال کی جاتی ہے"۔

لہذا احباب جماعت احمدیہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے چوہدری مبارک علی صاحب اور ان کے اہل و عیال سے کسی قسم کا تعلق اور بول چال نہیں رکھیں گے۔

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اعلان ہذا سے اپنی اپنی جماعت کے جملہ افراد کو مطلع فرمائیں۔ اور اس کی نگرانی رکھیں کہ اس ارشاد کی خلاف ورزی نہ ہو۔ خلاف ورزی کی صورت میں نظارت امور عامہ کو فوراً مطلع فرمائیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

فارم اصل آمد

دفتر ہذا کی طرف سے موصی صاحبان کی خدمت میں فارم اصل آمد ہر موصی کو انفرادی طور پر بھجوائے جا رہے ہیں۔ براہِ مہربانی یہ فارم جلد از جلد پُر کر کے موصی حضرات دفتر کو واپس ارسال فرمائیں۔ بعض موصیان کی طرف سے گذشتہ سالوں میں یہ فارم واپس نہیں آتے۔ ایسے موصی نوٹ فرمالیں کہ اگر اُن کی وصیت پر کوئی زد آئی تو اس کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی۔

یاد رہے کہ اصل آمد معلوم کئے بغیر موصی کے کھاتے میں بجٹ درج نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ حساب کو آخری شکل دی جا سکتی۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں اُس میں سب طاقتیں ہیں جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقات بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیشِ نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ اور ساتھ جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں بھی کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء کو منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء کو منعقد ہوگا۔ احباب اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری فرمائیں۔

جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں اُن کے لئے دونوں روحانی اجتماعات میں شامل ہونے کا بہترین موقعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب کو جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ" کی پیشگوئی اور تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

" اے عزیزو! تم میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اِس تحریک میں شامل نہ ہو۔ ہر احمدی جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے۔ وہ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ کی پیشگوئی کو پورا کرنے والا ہے۔ محمدؐ کی فوج کے سپاہیوں میں اگر تم شامل ہونا چاہتے ہو تو تحریک جدید میں حصہ لو اور اپنے وعدے کو پورا کرو۔"

اللہ تعالیٰ احباب کو اِس نصیحت کے مدنظر تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

مرکز میں قیام کا نادر موقعہ

انجمن وقف جدید کے دفتر میں گریجوایٹ پاس کلرک کی ضرورت ہے۔ جو حساب (ریاضی) میں ہوشیار ہو۔ اور اُردو لکھنا پڑھنا جانتا ہو۔ مرکز میں رہائش رکھنے کے خواہشمند احباب کے لئے نادر موقعہ ہے۔ ایسے احباب اپنی خود نوشتہ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ اپنی جماعت کے صدر یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوادیں۔ گریڈ:- 185-10-235 /12-367

گرانی الاؤنس اور P.F. کی بھی سہولت ہوگی نیز دیگر مراعات وقتاً فوقتاً دی جاتی ہیں۔ ان سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

بقایا دار جماعتیں جلد توجہ کریں

متوقع نسبتی بجٹ کے مقابل پر اکثر جماعتوں کی وصولی نسبتی لحاظ سے بہت کم ہوئی ہے۔ متعدد جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کے ذمہ چندہ وقفِ جدید کی کثیر رقم بقایا چلی آرہی ہے۔ جملہ جماعتوں کو دفتر کی طرف سے بقایا جات کی اطلاع بھجوائی جا رہی ہے اس لئے بقایا چندہ کی وصولی کے لئے عہدیداران جلد توجہ فرمائیں۔

دُعا ہے کہ مقامی عہدیداران اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق پائیں کہ وہ وقفِ جدید کے چندہ میں خود بھی اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور بقایا داروں کو بھی سمجھائیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

خط و کتابت کرتے ہوئے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے۔ (مینیجر بدر)

ہفت روزہ بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) مورخہ ۲۴ جون ۱۹۷۶ء رجسٹرڈ نمبر پی / جی ڈی پی - ۱۲